مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، اگر کوئی شخص قرض لے، پھر قدرت ہونے کے باوجود قرض واپس کرنے میں ٹال مٹول کرے، تو اس کے بارے شریعت کا کیا حکم ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائی جائے۔

باسمہ تعالیٰ

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

یاد رہے کہ قرض اتارنے کی قدرت ہونے کے باوجود قرض اتارنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور ایسے شخص کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی رو سے شرعاً ظالم کہا جائے گا، نیز استطاعت کے باوجود اگر کوئی قرض نہ اتارے تو اندیشہ ہے کہ کہیں اس وعید کا مستحق نہ بن جائے جس کے مطابق مقروض شہید بھی ہو جائے، تو قرض کے وبال سے اسے خلاصی نہیں ملے گی، جب کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کی جان اپنے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے (یعنی جنت کے دخول سے روک دی جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کے قرض کی ادائیگی کر دی جائے۔

یہی وجہ تھی کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے کہ اس پر قرض تو نہیں ہے؟ اگر میت مقروض نہ ہوتی تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ پڑھاتے اور اگر میت مقروض ہوتی اور اپنے پیچھے قرض کی ادائیگی کا انتظام نہ چھوڑا ہوتا اور کوئی اس کے قرض کی ضمانت بھی نہ لیتا تو صحابہ سے کہہ دیتے کہ اپنے بھائی کا جنازہ ادا کر لو اور آپ ﷺ ایسے افراد کی نمازِ جنازہ ادا نہ فرماتے تاکہ امت کو قرض میں ٹال مٹول کی برائی اور اس کی شدت کا احساس ہو۔

حاصل کلام: دنیا میں ہر صاحب حق کا حق ادا کر کے معاملہ صاف کر لینا چاہیے، آخرت کا معاملہ بہت ہی سنگین ہے وہاں حقوق کی ادائیگی نیکیوں سے کرائی جائے گی نیکیاں نہ رہیں گی، تو صاحب حق کے گناہ اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے۔

١. قال الله تعالى: {يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ} [اللساء، جزء آیت: ٢٩]

٢. عن أبي حرة الرقاشي عن عمه رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ألا لا تظلموا! ألا لا يحل مال امرء إلا بطيب نفس منه۔ (مشكاة المصابيح / باب الغصب والعارية، الفصل الثاني ٢٥٥)

٣. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى، عَلَيْهِ الدَّيْنُ، فَيَسْأَلُ: هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟، فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى، وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ، فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ، قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا، فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.(بخاری، الصحيح، كتاب الكفالة، باب الدين، ٢/٨٠٥، رقم: ٢١٧٦

٤. "عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه".(سنن الترمذی، ابواب الجنائز، باب ما جاء عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال: نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه، رقم الحديث: ١٠٧٨، ٢/، ص: ٣٨٠، ط:دارالغرب الاسلامی).والله تعالى اعلم بالصواب

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۱/جمادی الثانی/۱۴۴۴ھ

04/جنوری/2024ء

الجواب صحیح
بندہ ابو جعفر محمد مغیرہ کان اللہ لہ
۲۱/۶/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح
[illegible]

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 162/138
التاریخ: 4/1/24
الجامعة الاشرفية شارع فیروزپور لاہور